

رذیلت

اور

امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی

علیہ الرحمہ

مترجم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب

ایم۔ اے، پی۔ ایچ ڈی

شیشی

ایڈیشن کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ

(۴)

رد بدعات

اسلام کا مفہوم — بدعتی کی تعریف — فرائض چھوڑ کر
 نوافل ادا کرنے والا ثواب سے محروم — شریعت سے محروم،
 طریقت سے محروم — ضرورت مرشد اور نجات اخروی —
 انبیاء اولیاء سے مشروط استغاثہ و استعانت — سجدہ تعظیمی حرام
 — ایصال ثواب میں تکلفات بے معنی ہیں — فاتحہ کا حقیقی مفہوم
 — عورتوں کا بے پردہ گھومنا حرام — میت کے گھر جمع ہو
 کر گھر والوں کو زیر بار کرنا ناجائز — عورتوں کا زیارت قبور کے لیے
 جانا حرام — نامحرم پیروں کے سامنے آنا حرام — صرف قبر
 کے لیے چراغ جلانا، اضاعت مال — چادروں کی رقم فقرا کو دی
 جائے تو بہتر — آلات موسیقی کے ساتھ قوالی حرام — ایسے
 اعراس میں شرکت حرام — اتہام عرس شریعت کے مطابق ہو تو جائز
 — شب بارات اور شادیوں میں آتش بازی اضاعت مال اور حرام

(۴)

مولانا بریلوی نے اپنے فتووں، رسالوں اور تقریروں کے ذریعہ رویدعات اور احیاء اسلام کے لیے جدوجہد کی غالباً اسی لیے بعض علمائے حرمین نے ان کو اس صدی کا مجدد کہا ہے۔ چنانچہ حافظ کتب الحرم شیخ اسماعیل خلیل مکی لکھتے ہیں:

بل اقول لو قيل في حقنا بعد هذا القرن

لکان حقاً وصدقاً

ليس على الله بمستنكر ان يجمع العالم في واحد

(ترجمہ) بلکہ میں کہتا ہوں کہ ان کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کے

مجدد ہیں۔ تو بیشک یہ بات سچ و صحیح ہوگی۔

خدا کے لیے یہ بات مشکل نہیں کہ وہ ایک جان میں ایک جہاں سمودے مولانا بریلوی کے نزدیک اسلام کا مفہوم سیدھا سادا سے مگر وہ اس شخص کا تعاقب کرتے ہیں جو دین میں نئی نئی باتیں نکالتا ہے اور حقیقت کو "خرافات" کی نذر کرتا ہے اور اس پر تنقید کرتے ہیں جو ملی وحدت میں رخنہ ڈال کر اس کو پارہ پارہ کرتا ہے اور سواد اعظم کو چھوڑ کر ایک نئی راہ نکلتا ہے۔

مولانا بریلوی سے سوال کیا گیا کہ غیر مسلم جو انگریزی جانتے ہیں۔ کلمہ پڑھنے سے مسلمان ہو جائیں گے یا نہیں — انھوں نے جواب دیا:

» بیشک مسلمان ٹھہریں گے اگرچہ کلمہ طیبہ کا ترجمہ نہ جانیں — بلکہ

اگرچہ کلمہ طیبہ بھی نہ پڑھا ہو کہ اتنا ہی کہنا کہ "میں نے وہ مذہب چھوڑ

کر دین محمدی قبول کیا۔" ان کے اسلام کے لیے کافی ہے۔" ۲

۱۔ احمد رضا خاں: حسام الحرمین، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۵ء، ص ۵۱

۲۔ احمد رضا خاں: السنیۃ الانیقہ فی فتاویٰ افریقہ (۱۳۳۶ھ) مطبوعہ بریلی، ص ۱۵۴

لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد جو شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے سے گریز کرتا ہے اور بعض باتوں سے انکار کرتا ہے اس کے متعلق مولانا بریلوی اپنا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

” فی الواقع جو بدعتی ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہو باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کافر ہے اگرچہ کر ڈر بار کلمہ پڑھے، پیشانی اس کی سجد میں ایک رتق ہو جائے، بدن اس کا روزوں میں ایک خاکہ رہ جائے۔ عمر میں ہزار حج کرے۔ لاکھ پہاڑ سونے کے راہ خدا پرے — لاواللہ ہرگز ہرگز کچھ قبول نہیں جب تک حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تمام ضروری باتوں میں جو وہ اپنے رب کے پاس سے لائے تصدیق نہ کرے۔ یہ ہمارے معاشرے کے بہت سے مسلمان فرائض و واجبات و سنن چھوڑ کر مستحبات اور مباحات میں لگے رہتے ہیں۔ مولانا بریلوی نے عمل کی اس بے اعتدالی پر سخت گرفت کی ہے — ایک جگہ لکھا ہے :

” ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب میں کیا کیا جگر شکاف مثالیں ایسے شخص کے لیے ارشاد فرمائیں ہیں جو فرض چھوڑ کر نفل بجالائے — اس کتاب مبارک میں — فرمایا :

فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرائض

لم يقبل منه واھین ۱۷

اگر فرائض کی ادائیگی سے قبل سنن و نوافل میں مشغول ہو تو سنن و نوافل قبول نہیں ہوتیں بلکہ موجب اہانت ہوتی ہیں

۱۷ احمد رضا خاں: اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام (۱۳۰۶ھ) مطبوعہ بریلی، بار اول

۲۵ رجب ۱۳۲۵ھ، ص ۱۵

۱۸ احمد رضا خاں: اعزاز الکتاہ فی رد صدقہ مانع الزکوٰۃ (۱۳۰۹ھ) مطبوعہ بریلی، بار اول ص ۱۱

شرعیّت و طریقت اور بیعت کے بارے میں مولانا بریلوی کا مسلک بہت واضح و معقول ہے۔ عمرو کے اس قول کے بارے میں کہ ”طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا اور شرعیّت نام ہے چننا و امر و نواہی کا“ جب مولانا بریلوی سے استفسار کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا :

” عمرو کا قول کہ طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا محض جنون و جہالت ہے، دو حرف پڑھا ہوا جانتا ہے کہ ”طریق، طریقہ، طریقت، راہ کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو۔ تو یقیناً طریقت بھی راہ ہی کا نام ہے۔ اب اگر وہ شرعیّت سے جدا ہو تو بشارت قرآن عظیم خدا تک نہ پہنچائے گی بلکہ شیطان تک، جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں کہ شرعیّت کے سوا سب اہول کو قرآن عظیم باطل و مردود فرما چکا ہے۔“

ضرورت مرشد کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں کہتے ہیں :

” انجام کار رستگاری“ (اگرچہ معاذ اللہ سبقت عذاب کے بعد ہو) — یہ عقیدہ اہل سنت میں ہر مسلمان کے لیے لازم اور کسی بیعت و مریدی پر موقوف نہیں اس کے واسطے صرف نبی کو مرشد جانا بس ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی لکھتے ہیں :

” فلاح احسان کے لیے بیشک مرشد خاص کی حاجت ہے اور وہ بھی شیخ الصیال کی، شیخ اتصال اس کے لیے کافی نہیں۔“

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام سے استعانت و استغاثہ کے بارے میں مولانا بریلوی کا موقف یہ ہے کہ یہ مشروط طور پر جائز ہے۔ ایک استفسار کے جواب میں ۵

۱۔ احمد رضا خاں: مقال العرفاء و باعزاز شرع و علماء (۱۳۲۶ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۷

۲۔ احمد رضا خاں: السنیۃ الامتیقہ، مطبوعہ بریلی، ص ۱۲۲

۳۔ ایضاً، ص ۱۳۱

لکھتے ہیں:

” جائز ہے جب کہ انہیں بندہ خدا اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ جانے اور انہیں باذن الہی والمدبرات امرا سے مانے اور اعتقاد کر لے کہ بے حکم خدا ذرہ نہیں مل سکتا اور اللہ عزوجل کے دیئے بغیر کوئی ایک حجتہ نہیں دے سکتا۔ ایک حرف نہیں سن سکتا، پلک نہیں ہلا سکتا اور بیشک سب مسلمانوں کا یہی اعتقاد ہے یہ بعض مسلمان حدود شرعیہ سے تجاوز کر کے مزارات کے آگے سجدے وغیرہ کرتے ہیں۔ مولانا بریلوی نے غیر اللہ کے لیے سجدہ عبادت کو کفر و شرک اور سجدہ تعظیمی کو حرام قرار دیا ہے اور اس سلسلے میں ایک فاضلانہ و محققانہ رسالہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے:-

الزبدۃ الزکیہ لتحریم سجود المتحیہ

۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۸ء

اس رسالے میں وہ لکھتے ہیں:

مسلمان اے مسلمان! اے شریعت مصطفوی کے تابع فرمان! جان اور یقین جان کہ سجدہ، حضرت عزت و جلالہ کے سوا کسی کے لیے نہیں، اس کے غیر کو سجدہ عبادت تو یقیناً اجاعاً شرک مہین و کفر مبین اور سجدہ تحت حرام و گناہ کبیرہ بالیقین ہے۔

مولانا بریلوی نے اپنے دعوے کے اثبات میں پہلے آیات قرآنی سے سجدہ تحت کی حرمت کو ثابت کیا ہے۔ پھر چالیس احادیث سے ثابت کیا ہے، اس کے بعد ڈیڑھ سو نصوص فقہ سے سجدہ تحت کی حرمت کے دلائل پیش کیے ہیں۔

- ۱۔ احمد رضا خاں: احکام شریعت حصہ اول، مطبوعہ آگرہ، ص ۴
 ۲۔ احمد رضا خاں: الزبدۃ الزکیہ لتحریم سجود المتحیہ، مطبوعہ بریلی، ص ۵
 ۳۔ ایضاً، ص ۴-۱۰
 ۴۔ ایضاً، ص ۱۰-۲۵
 ۵۔ ایضاً، ص ۲۵-۸۰

ابن کثیر نے بعض بے علم مسلمانوں میں گھروں میں براق کی تصاویر لگانے کا رواج عام ہے، یہ رواج پہلے بھی تھا، مولانا بریلوی نے براق کی تصاویر لگانے کی سختی سے مخالفت کی ہے البتہ قبر شریف اور نعلین شریف کے عکس کو جائز و مستحسن لکھا ہے۔^۱ مسلمانوں میں فاتحہ، سووم، چہلم، برسی، عرس وغیرہ کا رواج ہے، مولانا بریلوی نے اس کی روح کو جائز قرار دیا ہے اور غیر ضروری لوازمات کو بے اصل، اس طرح انھوں نے میانہ روی کی راہ اختیار کی ہے۔ فاتحہ وغیرہ کو جائز قرار دیتے ہوئے آخر میں لکھا ہے:

”باتی جو بے ہودہ باتیں لوگوں نے نکالی ہیں مثلاً اس میں شادی کے سنے تکلف کرنا، عمدہ عمدہ فرش بچھانا، یہ باتیں بے جا ہیں اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ ثواب تیسرے دن پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچے گا اور روز کم، تو یہ عقیدہ بھی اس کا غلط ہے۔ اسی طرح چمنوں کی کوئی ضرورت نہیں، نہ چنے بانٹنے کے سبب کوئی بُرائی پیدا ہوئے۔“

کھانے کو سامنے رکھ کر ایصالِ ثواب کرنے کے بارے میں اپنے موقف کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”بات یہ ہے کہ فاتحہ ایصالِ ثواب کا نام ہے اور مومن کو عمل نیک کا ایک ثواب اس کی نیت کرتے ہی حاصل اور کیے پر دس ہو جاتا ہے۔“

— رہا کھانا دینے کا ثواب، وہ اگرچہ اس وقت موجود نہیں تو کیا ثواب پہنچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہوگا کہ جب تک وہ شے موجود نہ ہو، کیا جیسی جائے۔؟ حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہنچائے۔ اگر کسی کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک

۱۔ احمد رضا خاں: شفاء الوالد فی صلوٰۃ الجیب و مزارہ دنعالمہ (۱۳۱۵ھ) مطبوعہ بریلی، بار اول

۲۔ احمد رضا خاں: الحجۃ الفاعلہ لطیب التعین والفاتحہ (۱۳۰۶ھ) مطبوعہ لاہور، ص ۱۴

۳۔ ایضاً، ص ۱۵

کھانا سامنے نہ کیا جائیگا، ثواب نہ پہنچے گا تو یہ گمان اس کا محض غلط ہے۔
ایک سوال کے جواب میں کہ زید اپنی زندگی میں خود اپنے لیے ایصالِ ثواب کر سکتا
ہے یا نہیں۔ لکھتے ہیں:

” ہاں کر سکتا ہے، محتاجوں کو چھپا کر دے۔ یہ جو عام رواج ہے کہ کھانا
پکایا جاتا ہے اور تمام اغنیاء و برادری کی دعوت ہوتی ہے، ایسا نہ کرنا
چاہیے۔“

دور جدید کی بدعات میں عورتوں کا بے محابہ گھومنا پھرنانا، نامحرموں کے سامنے
آنا، میت کے گھر جمع ہو کر خوب کھانا پینا، رہنا سہنا، زیارتِ قبور کے لیے قبرستانوں
میں جانا اور نامحرم پیروں کے سامنے آنا عام ہے۔ مولانا بریلوی نے ان تمام بدعات
کی مخالفت کی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں کہ ”عورت اپنے محارم اور غیر محارم کے ہاں جاسکتی ہے
یا نہیں؟“ مولانا بریلوی نے ایک رسالہ لکھا جس کا عنوان ہے:

مروج النجا لخروج النساء

(۱۳۱۶ھ / ۱۸۹۸ء)

اس رسالے میں مولانا بریلوی نے عورتوں کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا ہے، پھر
ہر ایک کے لیے الگ الگ حکم صادر کیا ہے:

قابلہ، غاسلہ، نازلہ، مریضہ، مضطرہ، حاجبہ، مجاہدہ، مسافرہ، کاسبہ،
شاہدہ، طالبہ، مطلوبہ۔

مندرجہ ذیل عنوان سے ایک رسالہ لکھا جس میں میت کے گھر انتقال کے دن

۱۔ ایضاً، ص ۱۶

۲۔ محمد مصطفیٰ رضا خاں: الملقوط، حصہ سوم (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء)

۳۔ احمد رضا خاں، مروج النجا لخروج النساء، مطبوعہ بریلی۔

یا بعد عورتوں اور مردوں کا جمع ہو کر کھانا پینا اور میت کے گھر والوں کو زیر بار کرنے کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے:

جلی الصوت لمنہی الدعوت امام الموت

(۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ء)

ایک سوال کے جواب میں کہ ”عورتیں زیارت قبور کے لیے قبرستان جاسکتی ہیں

یا نہیں؟“

تحریر فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لعن اللہ من وارت القبور

(اللہ کی لعنت ان عورتوں پر کہ زیارت قبور بکثرت کریں)

رواہ احمد وابن ماجہ والحاکم عن حسان بن ثابت والاولان والترمذی عن

ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ۲

اس موضوع پر مولانا بریلوی نے ایک سالہ بھی لکھا ہے جس کا عنوان ہے:

جمل المنور فی نہی النساء عن زیارة القبور

(۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۰ء)

زیارت قبور کے سلسلے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ شریف پر حاضری

کو مستثنیٰ قرار دیا ہے کیونکہ عورتوں اور مردوں کا اس دربار میں حاضر ہونا احادیث شریفہ

سے ثابت ہے۔ چنانچہ جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار

مبارک پر عورتوں کی حاضری کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا:

۱۔ احمد رضا خاں: جلی الصوت لمنہی الدعوت امام الموت، مطبوعہ بریلی

۲۔ احمد رضا خاں: السنیۃ الانیقہ فی فتاویٰ افریقیہ، مطبوعہ بریلی، ص ۶۶

۳۔ احمد رضا خاں: جمل المنور فی نہی النساء عن زیارة القبور، مطبوعہ بریلی

” غلبہ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے، اللہ کی طرف سے اور کس قدر حساب قبر کی جانب سے؟ جس وقت گھر سے ادا نہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے — سوائے روضۃ النور کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں، وہاں حاضری البتہ سنتِ جلیلہ عظیمہ قریب بواجبات ہے — خود حدیث میں ارشاد ہوا من نار قلبی وجبت لہ شفاعتی جو میرے مزارِ کریم کی زیارت کو حاضر ہوا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ دوسری حدیث میں ہے من حج ولہ میرہانی فقد جفانی جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا بیشک اس نے مجھ پر جفا کی لہ فی زماننا عورتیں اپنے پیروں اور مرشدوں کے سامنے بے دھڑک آ جاتی ہیں۔ نہ ان کو کوئی حجاب آتا ہے اور نہ پیری منع کرتے ہیں — اس سلسلے میں مولانا بریلوی سے ایک استفعا د لیا گیا تو انھوں نے جواب دیا :

بیشک ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے جس کا اللہ و رسول نے حکم دیا ہے جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ بیشک پیر، مرید کا محرم نہیں ہو جاتا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر امت کا پیر کون ہوگا؟ — وہ یقیناً بالروح ہوتا ہے۔ اگر پیر ہونے سے آدمی محرم ہو جایا کرتا تو چاہیے تھا کہ نبی سے اس کی امت سے کسی عورت کا نکاح نہ ہو سکتا۔“

مزارات پر روشنی کرنے، چراغ، لوبان، بخور جلانے اور چادر چڑھانے کا بھی عام رواج ہے۔ مولانا بریلوی نے ان تمام رسوم و رواج سے متعلق میانہ روی اختیار کرتے ہوئے، معقول فیصلے صادر کیے ہیں

۱۔ محمد مصطفیٰ رضا خاں : المفوظ (۱۹۱۹ء) حصہ دوم، مطبوعہ کراچی، ص ۱۱۰

۲۔ احمد رضا خاں : مسائل سماع (مرتبہ مولوی عرفان علی رندھی) مطبوعہ لاہور، ص ۳۲

قبروں پر چراغ چلانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو شیخ عبدالغنی بلسی کی تصنیف حدیقہ ندیہ کے حوالے سے تحریر فرمایا :

” قبروں کی طرف شمع لے جانا بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے۔ “ لے
اس کے بعد مولانا بریلوی لکھتے ہیں :

” یہ سب اس صورت میں ہے کہ بالکل فائدے سے خالی ہو اور اگر شمع روشن کرنے میں فائدہ ہو کہ موقع قبور میں مسجد ہے، یا قبور سر راہ ہیں وہاں کوئی شخص بیٹھا ہے — تو یہ امر جائز ہے۔ “ لے
ایک اور جگہ اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے :

” اصل یہ ہے کہ اعمال کا دارنیت پر ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما الاعمال بالنیات اور جو کام دینی فائدے اور دنیوی نفع جائز دونوں سے خالی ہو، عبث ہے اور عبث خود مکروہ ہے اور اس میں مال صرف کرنا اسراف ہے اور اسراف حرام ہے قال اللہ تعالیٰ ولا تسرفوا ان الله لا يحب المسرفین اور مسلمانوں کو نفع پہنچانا بلاشبہ محبوب شارع ہے۔ “

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من استطاع منکم ان ینفع اخاه فلینفعہ تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی مسلمان کو نفع پہنچائے تو پہنچائے۔ لے

قبر پر لوبان وغیرہ جلانے کے لیے دریافت کیا تو جواب دیا گیا :
عود، لوبان وغیرہ کوئی چیز نفس قبر پر رکھ کر جلانے سے احتراز چاہیے

لے احمد رضا خاں : ابرق المنار بشوع المزار (۱۳۳۱ھ) مطبوعہ لاہور، ص ۹

لے ایضاً، ص ۹-۱۰

لے احمد رضا خاں : احکام شریعت، حصہ اول، مطبوعہ آگرہ، ص ۳۸۔

اگرچہ کسی برتن میں ہو لمسافیہ التفاؤل القبیح بطلوع
 الدبخان من علی القبر والعیاذ باللہ —
 اور قریب قبر سلکانا (اگر نہ کسی تالی یا ڈاکریا زائر حاضر خواہ عنقریب آنے والے
 کے واسطے ہو) بلکہ یوں کہ صرف قبر کے لیے جلا کر چلا آئے تو ظاہر
 منع ہے اسراف اور اضاعت مال — میت صالح اس غرنے
 کے سبب جو اس قبر میں جنت سے کھولا جاتا ہے اور بہشتی
 نیسے، بہشتی پھولوں کی خوشبوئیں لاتی ہیں، دنیا کے اگر
 اور لوہان سے غنی ہے لہ

قبر پر چادر چڑھانے کے لیے دریافت کیا تو جواب دیا:

جب چادر موجود ہو اور منوز پرانی یا خراب نہ ہوئی کہ بدلنے کی حاجت
 ہو تو بیکار چادر چڑھانا فضول ہے بلکہ جو دامن اس میں صرف کریں لی اللہ
 کی روح مبارک کو ایصالِ ثواب کے لیے محتاج کو دیں لہ

مولانا بریلوی نے مندرجہ بالا رسوم و رواج میں اسراف اور اضاعت مال سے
 سے بچنے اور کفایت شعاری کے اسلامی معاشی نظریہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے فیصلہ صاف
 کیے ہیں۔ یعنی اگر کسی عمل نیک میں افادیت ہے تو وہ جائز ہے اور اضاعت مال ہے
 تو حرام ہے۔ اور یہ اصول صرف قبور کے لیے خاص نہیں بلکہ انسانی زندگی کے ہر
 گوشہ کے لیے ہے۔

ہمارے معاشرے میں قوالی میں آلات موسیقی (نر امیر) کا عام رواج ہے۔
 درگاہوں حتیٰ کہ مسجدوں کے قریب ڈھول سارنگی وغیرہ سے خوب قوالیاں ہوتی
 ہیں، پھر عرس وغیرہ میں تو خاص اتہام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض اعراس

۱۔ احمد رضا خاں: النیۃ الانیقہ مطبوعہ بریلی، ص ۷۰

۲۔ احمد رضا خاں: احکام شریعت حصہ اول ص ۲۲

میں عورتیں بھی جمع ہوتی ہیں اور بے پردہ گھومتی پھرتی ہیں۔ اور دوسرے بہت سے تماشے ہوتے ہیں جو شرمناک بھی ہیں اور غمناک بھی۔ — مولانا بریلوی نے ایسے رداجوں کو جو شریعت کے خلاف ہیں ناجائز قرار دیا ہے۔ — آلات موسیقی کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں وہ لکھتے ہیں :

” مزامیر جنہیں مٹانے کے لیے حضور پر نور نبی اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے کما فی الحدیث مطلقاً حرام ہیں لے ایسی قوالی میں شرکت کے لیے دریافت کیا گیا جس میں آلات موسیقی وغیرہ کا اہتمام ہو تو جواب دیا :

ایسی قوالی حرام ہے، حاضرین سب گنہگار ہیں اور ان سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والوں اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا بھی گناہ اس عرس کرنے والے پر ہے

مروجہ اعراس میں شرکت کے بارے میں پوچھا گیا تو سخت شرائط و پابندیوں کے ساتھ اس کے جواز کا فتوے دیتے ہوئے لکھا :-

” عرس متعارف مذکور فی السؤال کہ ہجوم زنا، تماشا، سڑک مارا، شرکیہ ارتکاب معاصی، نظارہ اجنبیہ، ولہو ولہب و طوائفان، قاصدان، آلات مزامیر وغیرہ سے خالی ہو، بلاشبہ جائز و درست ہے کہ الامور بمقاصدھا۔ اور ظاہر ہے کہ عرض العقاد اس مجلس سے ایصال ثواب، فاتحہ و قرآن خوانی ہے لہ۔

آجکل اعراس میں بکثرت ان امور کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ مولانا بریلوی نے جن کی

۱۔ احمد رضا خاں: مسائل سماع، مطبوعہ لاہور، ص ۲۴

۲۔ احمد رضا خاں: احکام شریعت، حصہ اول، ص ۲۳

۳۔ احمد رضا خاں: مواہب ارواح القدس مکشف حکم العرس (۱۳۲۴ھ) مطبوعہ لاہور، ص ۱۹۰۶

نفی فرمائی، ایسے اعراس میں شرکت جہاں ان افعالِ قبیحہ کا ارتکاب ہو مولانا بریلوی کے نزدیک جائز نہیں۔

بعض مسلمانوں میں شادی کے موقع پر آتش بازی چھوڑنے کا رواج ہے اور شبِ براء کے موقع پر تو اکثر مسلمان آتش بازی کا اہتمام کرتے ہیں۔ خصوصاً بچے اس شغف میں مصروف نظر آتے ہیں۔ — مولانا بریلوی سے اس سلسلے میں ایک سوال کیا گیا تو جواب دیا:

”آتش بازی جس طرح شادیوں اور شبِ براء میں رائج ہے، بیشک حرام اور پورا جرم ہے کہ اس میں تصنیعِ مال ہے، قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کا ساتھی فرمایا، قال اللہ تعالیٰ ولا تبذروا ما آتاكم اللہ من ان المبتدیان
کالنوا الخوات الشیطنہ لہ“

جس شادی میں گانا بجانا اور محرمات شرعیہ کا ارتکاب ہو اس میں شرکت سے منع فرمایا اور یہ ہدایت کی:

”جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک

نہ ہوں لے“

مانعت کی اصل وجہ یہی ہے کہ شرکت سے ترکیب کی سمیت افزائی ہوتی ہے اور وہ باز نہیں آتا۔ — ہمارے معاشرے میں بہت سے لوگ فضول خرچیوں میں مبتلا ہیں بلکہ فضول خرچی ہماری طبیعتِ ثانیہ بن گئی ہے۔ — ایک دوسرے کی سمیت افزائی کرتا ہے۔ ایک دوسرے کی حرص کرتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم سب بنیائی سے محروم ہو گئے۔ — مولانا بریلوی نے ملت کی اس لپٹی اور انحطاط پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے:

” قلب جب تک صاف ہے، خیر کی طرف بلاتا ہے اور معاذ اللہ کثرتِ معاصی اور خصوصاً کثرتِ بدعات سے اندھا کر دیا جاتا ہے، اب اس میں حق کے دیکھنے، سمجھنے، غور کرنے کی قابلیت نہیں رہتی مگر ابھی حق سننے کی استعداد باقی رہتی ہے۔“

ہماری دیگر مطبوعات

شاہ رکن الدین مرحوم	رُکنِ دین	۱
"	توضیح العقائد	۲
مفتی محمد محمود اوریہ	بہارِ مشنوی	۳
مفتی محمد محمود اوریہ	کتاب الصیام	۴
"	کتاب الزکوٰۃ	۵
"	کتاب الحج	۶
شاہ رکن الدین مرحوم	مولود محمود	۷
ابو ایمن محمد زبیر نقشبندی صاحب	بزمِ جانان	۸
خواجہ محمد ہاشم کشمی	زُبدۃ المقامات	۹
خواجہ برالدین سندھی	حضرات القدس اول	۱۰
"	دوم	۱۱
پروفیسر محمد سعید احمد صاحب	حیاء مولانا احمد رضا خان	۱۲
خالد محمد نقشبندی	قدم قدم بجدے	۱۳
عسکرامہ ابن جوزی	میلادِ رسول	۱۴
مولانا نعیم الدین مراد آبادی	کتاب العقائد	۱۵
پروفیسر سعید احمد	حضرت عجلۃ العتبات ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال	۱۶
"	مظہر العقائد	۱۷
"	ماء وانجم	۱۸
قمر زردانی	مہر دستخشاں	۱۹
محمد صدق قصوری	حضرت امیر مکی اور ان کے خلفاء	۲۰
ایبٹل محمد علی پوی	ضرورتِ مرشد	۲۱
خواجہ برالدین سندھی	وصال احمدی	۲۲
خواجہ محمد ہاشم کشمی	نسات القدس	۲۳
حافظ محمد اشرف مجیدی	قبر کے ساتھی	۲۴

مکتبہ تعمیرِ حیات اقبال روڈ - سیالکوٹ